حبیب اللہ رشیدی
ربوہ

## احرار کارکنو!

# مرزائیت دم توڑ چکی ہے اور تم تازہ دم ہو

# آگے بڑھو! اور انگریزی نبوت کے ٹاٹ لپیٹ دو

**مسجد احرار ربوہ میں بارہویں سالانہ سیرت کانفرنس سے قائد تحریکِ ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری کا خطاب**

اس مرتبہ بھی حسبِ سابق بارہویں سالانہ سیرت کانفرنس بارہ ربیع الاول مطابق 3۔ اکتوبر کو مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں ملک بھر سے احرار کارکن پہنچے۔ تقریباً ہر کارکن سرخ قمیض زیب تن کئے ہوئے تھا۔ سرخ پوشوں کے نظم و ضبط سے فضا مسخر تھی اور ہر طرف سرخی چھائی ہوئی تھی۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ محمد اکرم صاحب نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے صدارت فرمائی۔ کانفرنس سے سید محمد اسعد شاہ ہمدانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کیلئے اکابر احرار نے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ ربوہ میں احرار سرخ پوشوں کی صدائے حق ناقابلِ فراموش ہے۔ میں اکابر احرار اور کارکنان احرار کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے مصائب و آلام کے طوفان بلاخیز میں بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی شمع روشن رکھی اور آج پورے عزم و استقلال کے ساتھ قافلہ حریت رواں دواں ہے۔

مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ یہ شرف صرف احرار کو حاصل ہے کہ اس کے جانباز کارکنوں نے دین کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا پوری جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا اور دین دشمنوں کے ہر محاذ پر جہاد کر کے انہیں شکست سے دوچار کیا۔

مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ احرار قادیانیت کیلئے پیغام اجل ہیں۔ ہم ناموسِ رسالت اور ناموس ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ہم نے محض اللہ کے فضل و کرم سے پندرہ برس کے عرصہ میں ربوہ کی فضاء کو تبدیل کر دیا ہے۔ اب یہاں کوئی مسلمان مرزائیوں کے ظلم و ستم کو برداشت نہیں کرتا۔ وہ پوری آزادی کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور استیصالِ مرزائیت کیلئے سرگرم عمل ہے۔

جناب عبدالمتین چودھری ایڈووکیٹ نے کہا کہ انگریز کے پالتو گروہ قادیانیوں کا مقابلہ کرنا احرار کا شاندار کارنامہ ہے۔ مجلس احرارِ اسلام کے اکابر اور کارکنوں نے نبی علیہ السلام کے منصبِ نبوت اور شریعت کے تحفظ کیلئے سیاسی میدان میں بھی زبردست جدوجہد کی ہے۔ یہ انہی سرخ پوشوں کا حوصلہ اور حصہ ہے۔ آج اس میدان میں جو کامیابیاں نظر آ رہی ہیں وہ اکابر احرار کے بے لوث کردار اور ایثار کا ثمر ہے۔ میں احرار کارکنوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

اچانک مجمع میں ایک ارتعاش پیدا ہوا۔ یکایک فلک بوس نعرے بلند ہونے لگے، اللہ اکبر، محمد پیمبر، صحابہ رہبر، تاج و تختِ ختمِ نبوت زندہ باد کی گونج میں ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ مائک پر تشریف لائے۔ خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد آپ نے مفصل خطاب فرمایا۔

آپ نے کہا کہ مجلس احرار اسلام ایک نظریاتی جماعت ہے۔ ہمارے اکابر نے چالیس برس کی محنت سے اس دھرتی

کو دینِ اسلام کیلئے ہموار کیا ہے۔۔۔ وہ ان عظیم مقاصد کیلئے صبح و شام جدوجہد میں مصروف رہے کہ اللہ کی دھرتی پر، اللہ کے بندوں کیلئے، اللہ کا حکم نافذ کیا جائے۔ آج انہی کی قربانی و ایثار نے ہمیں کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ احرار کارکن دائیں بائیں کے شور و شغب سے بے نیاز ہو کر حکومتِ الٰہیہ کے قیام کیلئے جدوجہد کریں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اور یہی ہماری منزل ہے۔

آپ نے جماعت کی پالیسی پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ احرار ایک واضح نصب العین رکھتے ہیں۔ توحید و رسالت، ختم نبوت اور اسوۂ اصحاب و ازواجِ رسول علیہم الرضوان کا تحفظ اور تبلیغ ہمارا منشور ہے۔ سیاسی جھگڑے چلتے ہیں اور چلتے رہیں گے لیکن ان طوفانوں کے مقابل عزیمت سے ٹھہرنا اور اپنے مؤقف کا پوری جرأت کے ساتھ اظہار کرنا ہمارا شیوہ ہے۔ قربانی و ایثار ہمارا پیشہ نہیں شیوہ ہے۔ مار کھانا اور راہ حق میں ڈٹ جانا احرار کی فطرت ہے۔ ہم منزلِ حق کے سفر میں ستانے کیلئے ٹھہر تو سکتے ہیں مگر رک نہیں سکتے۔ ہم ہر حال میں حق کا پرچم بلند رکھیں گے۔

صاحبِ صدر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کی دعاؤں سے نشست کا اختتام ہوا اور نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد ایک بہت بڑا جلوس حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی قیادت میں مسجد احرار سے روانہ ہوا۔ سرخ قمیصوں میں ملبوس احرار کارکن قطار اندر قطار بڑے نظم کے ساتھ جلوس میں رواں دواں تھے۔ اور ربوہ کی فضاؤں میں سینکڑوں سرخ پرچم لہرا رہے تھے۔ کارکنوں کا جذبۂ ایمانی دیدنی تھا۔ ان کے نعروں سے فضا کا سکوت ٹوٹ چکا تھا اور گونج سے سرزمین کفر و ارتداد لرز رہی تھی۔ اقصیٰ چوک پر جلوس پہنچا تو نعروں میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہو گیا۔

یہاں مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ، اور ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا۔۔ احرار کارکنو! مرزائیت دم توڑ چکی ہے اور تم تازہ دم ہو۔ تمہاری وفاؤں اور کارناموں کی کیا ہی بات ہے کہ مصائب و آلام کے پہاڑوں سے ٹکرا کر بھی زندہ ہو۔ یاد رکھو! یہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے مخلصانہ جدوجہد کا ثمر ہے کہ آج اللہ کا فضل و کرم اور تائید و نصرت تمہارے ساتھ شاملِ حال ہے۔ بڑھو، بڑھو، آگے بڑھو اور انگریزی نبوت کا ٹاٹ ہمیشہ کیلئے لپیٹ دو۔

جلوس آگے روانہ ہوا اور "ایوانِ محمود" کے روبرو پہنچ کر ٹھہر گیا۔ پھر کارکنوں کے نعرے فضاؤں کو چیرتے ہوئے آسمان سے ٹکرا رہے تھے۔ فرما گئے یہ ہادی۔ لانبی بعدی، صلی اللہ علیٰ محمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ اکبر، محمد پیمبر، صحابہ رہبر، تاج و تختِ ختمِ نبوت زندہ باد، شہداء ختم نبوت زندہ باد، مرزائی کمیونسٹ اتحاد مردہ باد، مرزائی شیعہ اتحاد مردہ باد، نمک حرامانِ محمد مردہ باد، غدارانِ ختم نبوت مردہ باد۔ مجلس احرارِ اسلام زندہ باد۔ اسی گونج اور گرج میں قائد تحریک ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری نے خطبۂ مسنونہ کا آغاز کیا تو تلاوت قرآن کریم سے فضا پر سکوت طاری ہو گیا۔ ہر شخص گوش بر آواز اور ہمہ تن گوش تھا۔ سب کے سب تلاوت کی حلاوت اور تاثیر میں ڈوبے نظر آتے تھے۔ بہت سی آنکھیں شدتِ جذبات سے پرنم ہو گئیں۔

آپ نے یہاں اپنے چند منٹ کے خطاب میں فرمایا

مرزائیوں نے سمجھا تھا احرار تنہا ہیں اور وہ انہیں ناکام بنا دیں گے لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ ان فاقہ مستوں، سرمستوں اور بہادروں کی تنہائیوں میں اللہ کا بسیرا ہے۔ اللہ ہی ہے جو سب سے بڑا اور سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ اسی کی مہربانیوں اور فضل و کرم سے ہم بوریہ نشینوں نے ربوہ سے کفر و ارتداد کا بستر لپیٹ دیا ہے آپ نے کہا کہ اگر کسی مرزائی کو غلط فہمی ہو تو ہم وہ بھی دور کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں ہم تو سیدھے سادے دیہاتی لوگ ہیں مرزائی اکٹھے ہو کر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو اب "ون ٹو ون" کی بنیاد پر بھی آ جائیں تو ہم انہیں چاروں شانے چت کر دیں گے

بقیہ ص ۵ پر